www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

الکتاب والحکمۃ

تفسیری مباحث کے سلسلہ میں

شیخ الحدیث حافظ ثناء اللہ مدنی
تلمیذ حضرت محدث روپڑی

نبوت اور رسالت

ایک تقابلی جائزہ

رب العزت نے اشرف المخلوقات میں سے جس برگزیدہ گروہ کو منتخب فرما کر کائنات کی راہنمائی اور رشد و ہدایت کے لئے مبعوث فرمایا۔ شرعی اصطلاح میں وہ انبیاءؑ و رسل اللہ کے القاب سے موسوم ہیں۔

نبی اور رسول میں فرق کی وضاحت

نبی اور رسول کے مابین کیا نسبت ہے۔ اس بارے میں اہل علم کی مختلف آراء ہیں۔

۱۔ یہ دونوں مساوی ہیں یعنی "ہر نبی رسول ہے اور ہر رسول نبی ہے۔"

۲۔ یہ دونوں متباینین ہیں یعنی "رسول وہ ہے جو جدید شرع لے کر آئے اور نبی وہ ہے جو جدید شرع لے کر نہ آئے۔ پس کوئی رسول نبی نہیں اور کوئی نبی رسول نہیں لیکن یہ قول غیر درست ہے۔ کیونکہ قرآن مجید میں حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے متعلق صاف تصریح ہے:

"وَكَانَ رَسُولًا نَبِيًّا" (مریم: ۵۴)

اور وہ رسول نبی تھا"

اور اسی طرح اس سے پہلے سورہ مریم میں ہی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے حق میں بھی یہی الفاظ وارد ہوتے ہیں۔

۳۔ ان دونوں کے مابین عموم خصوص مطلق ہے۔ اکثر علماء کی یہی رائے ہے۔

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

لیکن بعض کے نزدیک رسول "اعم" ہے اور نبی "اخص"، کیونکہ رسول فرشتہ بھی ہوتا ہے اور انسان بھی ۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"اَللّٰہُ یَصْطَفِیْ مِنَ الْمَلٰٓئِکَةِ رُسُلًا وَّ مِنَ النَّاسِ" (الحج : ۷۵)

"اللہ تعالیٰ فرشتوں اور انسانوں میں پیغام رساں چن لیتے ہیں۔"

اور نبی صرف انسان ہی ہوتا ہے، فرشتہ نہیں، پس ہر رسول نبی ہوا، لیکن ہر نبی رسول نہیں۔ کیونکہ بعض رسول فرشتے ہیں۔

اور جمہور کا یہ قول ہے کہ "نبی اعم اور رسول اخص" پس ہر رسول نبی ہے لیکن ہر نبی رسول نہیں، مگر اس صورت میں نبی اور رسول میں کیا فرق ہوگا۔ اور ان کی شرعی تعریف کیا ہوگی؟ اس سلسلہ میں اقوال مختلف ہیں:

حضرت شاہ عبدالقادر نے "موضح القرآن" میں سورہ مریم کی تفسیر میں جمہور کی ترجمانی یوں کی ہے۔ "جن کو اللہ کی طرف سے وحی آئے وہ نبی ہیں اور ان میں جو خاص امت یا کتاب رکھتے ہیں، وہ رسول ہیں۔"

علامہ بیضاوی اپنی معروف تفسیر انوار التنزیل جلد ۲، ص ۲۱۰ میں رقمطراز ہیں:

"رسول وہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے شریعت جدیدہ دے کر مبعوث فرمایا ہو کہ وہ لوگوں کو اس کی دعوت دے اور نبی اس کو بھی عام ہے اور اس کو بھی جس کو شرع سابق برقرار رکھنے کے لئے بھیجا گیا ہو۔ جیسے وہ انبیاء بنی اسرائیل جو حضرت موسیٰ و حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مابین ہوئے ہیں۔"

شرح فقہ اکبر میں منقول ہے:

"زیادہ مشہور فرق، جو ان دونوں کے مابین ہے وہ یہ کہ نبی رسول سے اعم ہے، کیونکہ رسول وہ ہے، جو تبلیغ پر مامور ہو اور نبی وہ ہے جس کی طرف وحی کی جائے، خواہ وہ تبلیغ پر مامور ہو یا نہ ہو۔"

مسئلہ ہذا پر شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے "کتاب النبوات" میں بڑی عمدہ اور نفیس بحث کی ہے۔ قارئین کرام ملاحظہ فرمائیں، فرماتے ہیں:

"نبی وہ ہے جس کو اللہ بتلاتا ہے اور جو کچھ اللہ بتلاتا ہے اسی کو ہی بتلاتا ہے اب اگر اسی کے ساتھ وہ ایسے شخص کی طرف بھیجا گیا، جو کہ حکم الٰہی کا مخالف ہے تاکہ اس کو اللہ تعالیٰ کے پیغام کی تبلیغ کرے، تو وہ رسول ہے، لیکن اگر اس صورت میں کہ

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

وہ پہلی ہی شریعت پر عامل ہے اور کسی کی طرف اس کو بھیجا نہیں گیا۔ جسے وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے پیغام پہنچائے، تو وہ نبی ہوگا۔ رسول نہیں۔ ارشادِ ربانی ہے:

"وَمَا أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ مِن رَّسُولٍ وَلَا نَبِيٍّ إِلَّا إِذَا تَمَنَّىٰ أَلْقَى الشَّيْطَانُ فِي أُمْنِيَّتِهِ ۔ (الحج: ۵۲)

"اور نہیں بھیجا ہم نے پہلے تجھ سے کوئی رسول اور نہ نبی مگر جس وقت کہ آرزو کرتا تھا، ڈال دیتا تھا، شیطان اس کی آرزو میں"

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے ارسال کا ذکر فرما کر جو ہر دو نوع کو عام ہے۔ ان میں سے ایک کو بایں طور خاص کیا ہے کہ وہ رسول ہے اور یہی وہ رسول مطلق ہے جو اللہ کے مخالفوں کی طرف تبلیغ رسالت پر مامور ہے۔ جیسے حضرت نوح علیہ السلام کے بارے میں صحیح حدیث سے ثابت ہے کہ وہ پہلے رسول ہیں، جو اہلِ زمین کی طرف مبعوث ہوئے اور جو آپ سے پہلے تھے وہ انبیاء تھے جیسے حضرت شیث اور حضرت ادریس علیہما السلام اور ان دونوں سے بھی پہلے حضرت آدم علیہ السلام، جو نبی مکلّم تھے (یعنی ان سے حق تعالیٰ نے کلام فرمایا تھا)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ حضرت آدم اور حضرت نوح علیہما السلام کے مابین دس قرن گزرے ہیں، جو سب کے سب اسلام پر تھے۔ ان انبیاء پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی آتی تھی جس پر یہ خود بھی عمل پیرا ہوتے تھے اور ان مومنوں کو بھی حکم فرماتے تھے، جو ان کے پاس تھے کیونکہ وہ سب ان پر ایمان رکھتے تھے۔

ٹھیک اسی طرح جس طرح کہ ایک شریعت والے ان تمام باتوں کو مانتے ہیں جن کی علماء رسول کی طرف سے تبلیغ کرتے ہیں اور یہی حال انبیاء بنی اسرائیل کا ہے۔ کہ وہ شریعت تورات کے مطابق حکم کرتے تھے۔ گو ان میں سے کسی کی طرف ایک معین واقعہ میں خاص وحی بھی کی جاتی تھی تاہم شریعت تورات میں ان کی مثال اس عالم کی سی ہے جس کو اللہ عزوجل کسی قضیہ میں ایسے معنی سمجھا دیں، جو مطابقِ قرآن ہوں۔

جیسے کہ اللہ جل شانہ، نے حضرت سلیمان علیہ السلام کو قضیہ کا حکم سمجھایا جس پر انہوں نے اور حضرت داؤد علیہ السلام نے فیصلہ کیا تھا۔ پس انبیاء علیہم السلام کو تو اللہ تعالیٰ تبلاتا اور

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

اپنے امر ونہی اور خبر سے ان کو مطلع فرماتا ہے اور وہ ان لوگوں کو، جو ان پر ایمان لاتے ہیں اللہ عزوجل کی طرف سے جو کچھ نازل ہوتا ہے، پہنچاتے ہیں۔ پھر اگر کفار کی طرف بھی رسول مبعوث ہوئے، تو وہ ان کو بھی توحید الٰہی اور اس وحدہٗ لاشریک لہٗ کی عبادت کی دعوت دیتے ہیں۔ نیز یہ ضروری ہے کہ رسولوں کی ایک قوم تکذیب کرے۔ اللہ عزوجل فرماتے ہیں:

"کَذٰلِکَ مَآ اَتَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا قَالُوْا سَاحِرٌ اَوْ مَجْنُوْنٌ ۝" (الذاریات: ۵۲)

"اسی طرح اس سے پہلے لوگوں کے پاس جو رسول آیا، تو انہوں نے یہی کہا کہ جادوگر ہے یا دیوانہ۔"

نیز یہ بھی ارشاد ہے:

"مَا یُقَالُ لَکَ اِلَّا مَا قَدْ قِیْلَ لِلرُّسُلِ مِنْ قَبْلِکَ۔" (فصلت: ۴۳)

"تجھ سے وہی کہیں گے، جو سب رسولوں سے تجھ سے پہلے کہہ دیا ہے۔"

وجہ یہ ہے کہ رسول مخالفوں ہی کی طرف بھیجے جاتے ہیں۔ اسی لئے ان کی ایک جماعت ان کو جھٹلاتی ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِکَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِیْٓ اِلَیْهِمْ مِّنْ اَهْلِ الْقُرٰی ؕ اَفَلَمْ یَسِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ فَیَنْظُرُوْا کَیْفَ کَانَ عَاقِبَةُ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَیْرٌ لِّلَّذِیْنَ اتَّقَوْا ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝ حَتّٰٓی اِذَا اسْتَیْئَسَ الرُّسُلُ وَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ قَدْ کُذِبُوْا جَآءَهُمْ نَصْرُنَا ۙ فَنُجِّیَ مَنْ نَّشَآءُ ؕ وَلَا یُرَدُّ بَاْسُنَا عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِیْنَ ۝" (یوسف: ۱۱۰)

"اور ہم نے جتنے بھیجے تجھ سے پہلے یہی مرد تھے بستیوں کے رہنے والوں سے، سو کیا یہ لوگ نہیں پھرے ملک میں کہ دیکھ لیتے کیسا ہوا انجام ان کا، جو ان سے پہلے تھے اور پرہیزگاروں کے لئے تو پچھلا گھر بہتر ہے۔ کیا اب بھی تم نہیں سمجھتے۔ یہاں تک کہ جب ناامید ہونے لگے رسول اور خیال کرنے لگے کہ ان سے جھوٹ کہا گیا تھا پہنچی ان کو مدد ہماری۔ پھر جس کو چاہا ہم نے بچا لیا اور نہیں پھیری جاتی گنہگار قوم سے آفت ہماری۔"

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

اور فرمایا :

إِنَّا لَنَنصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِينَ آمَنُوا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُومُ الْأَشْهَادُ (غافر : ۵۱)

"ہم مدد کرتے ہیں اپنے رسولوں کی اور ایمان والوں کی، دنیا کی زندگانی میں اور جس دن کھڑے ہوں گے گواہ ۔"

اور ارشاد ربانی :

"وَمَا أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ مِن رَّسُولٍ وَلَا نَبِيٍّ " الآیۃ ! (الحج : ۵۲) میں اس اُمر کی دلیل ہے کہ نبی بھی مرسل ہی ہوتا ہے ، لیکن اطلاق کے وقت وہ رسول سے موسوم نہیں ہوگا، کیونکہ وہ کسی قوم کی طرف ایسی باتیں لے کر نہیں بھیجا گیا کہ جن سے وہ واقف نہ ہوں ، بلکہ اہلِ ایمان کو ان باتوں کا حکم دیتا ہے ، جن کے حق ہونے کو وہ جانتے ہیں اور نبی کی یہ نوعیت ایک عالم کی سی ہے اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ :

" اَلْعُلَمَاءُ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ ۔

"علماء انبیاء کے وارث ہیں ۔"

نیز رسول کے لئے یہ شرط بھی نہیں کہ وہ شریعت لے کر آئے ۔ کیونکہ حضرت یوسف علیہ السلام باوجود رسول ہونے کے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ملت پر تھے نیز حضرت داؤد اور حضرت سلیمان علیہما السلام دونوں ہی رسول تھے اور شریعتِ تورات پر تھے ۔ حق تعالیٰ مؤمن آلِ فرعون کی زبانی فرماتے ہیں :

"وَلَقَدْ جَاءَكُمْ يُوسُفُ مِن قَبْلُ بِالْبَيِّنَاتِ فَمَا زِلْتُمْ فِي شَكٍّ مِّمَّا جَاءَكُم بِهِ حَتَّىٰ إِذَا هَلَكَ قُلْتُمْ لَن يَبْعَثَ اللَّهُ مِن بَعْدِهِ رَسُولًا " (غافر : ۳۴)

"اور تحقیق آچکا ہے تمہارے پاس یوسف اس سے پہلے کھلی باتیں لے کر، پھر تم دھوکے ہی میں رہے ان چیزوں سے ، جو وہ لایا ۔ یہاں تک کہ جب مرگیا، تو تم کہنے لگے اللہ اس کے بعد ہرگز کوئی رسول نہ بھیجے گا ۔"

ایک اور مقام پر فرمایا :

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

"إِنَّا أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ كَمَا أَوْحَيْنَا إِلَىٰ نُوحٍ وَالنَّبِيِّينَ مِن بَعْدِهِ ۚ وَأَوْحَيْنَا إِلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ وَالْأَسْبَاطِ وَعِيسَىٰ وَأَيُّوبَ وَيُونُسَ وَهَارُونَ وَسُلَيْمَانَ ۚ وَآتَيْنَا دَاوُودَ زَبُورًا ۝ وَرُسُلًا قَدْ قَصَصْنَاهُمْ عَلَيْكَ مِن قَبْلُ وَرُسُلًا لَّمْ نَقْصُصْهُمْ عَلَيْكَ ۚ وَكَلَّمَ اللَّهُ مُوسَىٰ تَكْلِيمًا ۝" (النساء: ۱۶۳، ۱۶۴)

"ہم نے وحی بھیجی تیری طرف جیسے وحی کی نوحؑ پر اور ان نبیوں پر، جو اس کے بعد ہوئے۔ اور وحی نازل کی ابراہیمؑ پر اور اسماعیلؑ پر اور اسحاقؑ پر اور یعقوبؑ پر اور اس کی اولاد پر اور عیسیٰؑ پر اور ایوبؑ پر اور یونسؑ پر اور ہارونؑ پر اور سلیمانؑ پر اور ہم نے دی داؤد کو زبور، اور بھیجے ایسے رسول جن کے احوال ہم نے سنائے تجھ کو اس سے پہلے اور ایسے رسول جن کے احوال تجھ کو نہیں سنائے۔ اور باتیں کی اللہ تعالیٰ نے موسیٰؑ سے بول کر۔"

اور "ارسال" اسم عام ہے، جو ارسال ملائکہ، ارسال ریاح، ارسال شیاطین اور ارسال نار سب پر مشتمل ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِّن نَّارٍ وَنُحَاسٌ" (الرحمٰن ۳۵)

"بھیجے جاتے ہیں تم پر آگ کے شعلے اور تانبا پگھلا ہوا۔"

اور ارشاد ہے:

"جَاعِلِ الْمَلَائِكَةِ رُسُلًا أُولِي أَجْنِحَةٍ" (فاطر: ۱)

"جس نے ٹھہرائے فرشتے پیغام لانے والے، جن کے "پر" ہیں۔"

یہاں سب فرشتوں کو رسول قرار دیا گیا ہے اور "ملک" لغت میں اس کو کہتے ہیں جو رسالت کا حامل ہو۔ اور دوسری جگہ فرمایا:

"اللَّهُ يَصْطَفِي مِنَ الْمَلَائِكَةِ رُسُلًا وَمِنَ النَّاسِ" (الحج: ۷۵)

"اللہ تعالیٰ چھانٹ لیتے ہیں فرشتوں اور آدمیوں میں پیغام پہنچانے والے۔"

اور یہ وہ ہیں کہ جن کو وحی دے کر بھیجتا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے:

"وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ أَن يُكَلِّمَهُ اللَّهُ إِلَّا وَحْيًا أَوْ مِن وَرَاءِ حِجَابٍ

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

اَوْ يُرْسِلَ رَسُوْلًا فَيُوْحِيَ بِاِذْنِهٖ مَا يَشَآءُ " (الشوریٰ: ۵۱)

اور کسی آدمی کے بس کی بات نہیں کہ اللہ تعالیٰ اس سے کلام کرے سوائے اشارے کے یا پردے کے پیچھے سے یا بھیج دے کوئی پیغام لانے والا۔ پھر پہنچا دے اس کو جو وہ چاہے۔"

اور فرمایا:

"وَهُوَ الَّذِيْ يُرْسِلُ الرِّيٰحَ بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ ط" (الاعراف: ۵۷)

" اور وہی ذات ہے کہ چلاتی ہے ہوائیں خوشخبری لانے والی مینہ سے پہلے۔"

اور مزید فرمایا:

"اِنَّآ اَرْسَلْنَا الشَّيٰطِيْنَ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ تَؤُزُّهُمْ اَزًّا۔" (مریم: ۸۳)

" اور چھوڑ رکھے ہیں ہم نے شیطان منکروں پر، اچھالتے ہیں ان کو ابھار کر۔"

لیکن جب لفظ رسول اللہ کی طرف مضاف ہو، اور رسول اللہ کہا جائے، تو اس سے یہی مراد ہو گا جو اللہ کی طرف سے پیغام لے کر آئے، خواہ وہ فرشتہ ہو، خواہ بشر، چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

"اَللّٰهُ يَصْطَفِيْ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا وَّمِنَ النَّاسِ (الحج: ۷۵)"

اور فرشتے کہتے ہیں:

يٰلُوْطُ اِنَّا رُسُلُ رَبِّكَ لَنْ يَّصِلُوْٓا اِلَيْكَ ط (هود: ۸۱)

"اے لوط! ہم تیرے رب کے بھیجے ہوئے ہیں، وہ تجھ تک ہرگز نہ پہنچ سکیں گے۔"

جب کہ فرشتوں، ہواؤں اور جنوں کا ارسال کسی فعل کی انجام دہی کے لئے ہوتا ہے، تبلیغ رسالت کے لئے نہیں، اللہ فرماتا ہے:

" اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ جَآءَتْكُمْ جُنُوْدٌ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا وَّجُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرًا ط

(الاحزاب: ۹)

"یاد کرو ... پس بھیج دی ہم نے ان

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

پر ہوا اور وہ فوجیں، جو تم نے نہیں دیکھیں اور اللہ دیکھنے والا ہے، جو کچھ تم کرتے ہو۔

پس اللہ کے جو رسول اس کی طرف سے اُمر و نہی کی تبلیغ کرتے ہیں عند الاطلاق یہی اللہ کے رسول ہیں۔

الغرض! امام موصوف کے نزدیک، جس کو اللہ کی طرف سے وحی آئے اور وہ مومنین ہی کو احکامِ الٰہی کی تعلیم دے، وہ نبی ہے اور جس کی دعوت کافروں کے لئے بھی عام ہو، تو وہ رسول ہے۔

نبوت وہبی شے ہے

یہ بھی یاد رہے کہ نبوت کا معنائے حقیقی شرعیت میں یہ ہے کہ مَنْ حَصَلَتْ لَهُ النُّبُوَّةُ جسے (اللہ کی طرف سے) نبوت مل جائے۔

نبوّت کا حقیقی تعلق نہ تو نبی کے جسم سے وابستہ ہوتا ہے اور نہ اس کی حالتوں میں سے کسی حالت کے ساتھ بلکہ نبی ہونے کی حیثیت سے اس کا تعلق اس کے علم سے بھی نہیں ہوتا۔

اصلاً نبوت کا کلی تعلق اس بات سے ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے مطلع فرماتے ہیں کہ میں نے تجھے نبوت عطا کر دی ہے۔ اس بنا پر نبی کی موت سے نبوّت کا بطلان لازم نہیں آتا۔ جس طرح کہ نیند اور غفلت کے باوجود بھی نبوّت قائم و دائم رہتی ہے۔

(فتح الباری، ج ۶، ص ۳۶۱)

قرآن مجید میں اس کی صراحت یُوں ہے:

"يُنَزِّلُ الْمَلَائِكَةَ بِالرُّوحِ مِنْ أَمْرِهِ عَلَىٰ مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ"

(النحل: ۲)

مختصر یہ کہ اللہ کے نبیوں اور پیغمبروں نے لاعلائے کلمۃ اللہ، دین کی نصرت و عظمت اور سربلندی کے لئے سر دھڑ کی بازی لگا دی اور دنیا و آخرت میں سرخرو ہوئے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"كَتَبَ اللَّهُ لَأَغْلِبَنَّ أَنَا وَرُسُلِي" (الحشر: ۲۱)

پھر وقتی تقاضوں کے مطابق ہر ایک کو منجانب اللہ تعالیٰ صحف و کتب کی شکل

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

میں کچھ احکام اور مواعظ ملے، جو اقوامِ عالم کے لئے تقرب وحبِّ الٰہی کا پیغام اور جنت میں تنعم اور جہنم سے تباعُد کا ذریعہ بن سکتے تھے لیکن "یا للأسف" ان کی حالت وہی تھی جس کی تصویر کشی فرمانِ باری تعالیٰ میں یوں ہے:

"وَمَا يَأْتِيهِمْ مِنْ رَسُولٍ إِلَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ (الحجر: ۱۱)

بہت کم باسعادت اور خوش نصیب تھے، جو حیاتِ مستعار اور زندگی کے مقصد اعلیٰ کو سامنے رکھ کر پیغمبروں کی اطاعت واتباع میں راہِ نجات کی تلاش میں نکلے اور صراطِ مستقیم پر گامزن رہ کر جنت کی نعمتوں سے بہرہ ور ہوئے اور اکثریت اس اطاعت خداوندی اور نصرت واتباعِ انبیاء سے محروم رہی بلکہ انہوں نے عداوت، مخالفت، بے جا ضد اور ہٹ دھرمی کا راستہ اختیار کیا۔ دوسری طرف کتب سماویہ کی محافظ و نگران بھی یہی اُمم قرار پائیں۔ بِمَا اسْتُحْفِظُوا عَلَيْهِ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ۔ جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ وہ کتب تحریف وتبدیل اور تغیر سے سلامت نہ رہ سکیں۔

✥ خط وکتابت کرتے وقت خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ شکریہ!

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ